اذان اور درود شریف

کوکب نورانی اوکاڑوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

مابین

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدد مسلک اہل سنت، خطیب اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے فرزند جلیل، خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی حفظہ اللہ تعالیٰ، ہمہ جاں شب و روز دین متین کی تبلیغ میں مشغول ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں جب وہ افریقی ممالک کے دورے پر گئے تو جنوبی افریقا میں اہل سنت و جماعت کی مساجد میں اذان سے پہلے اور بعد میں درود و سلام کے الفاظ ''الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' پڑھے گئے۔ اس پر چند لوگوں نے اعتراض کیا۔ معترضین، دیوبندی وہابی ازم کے پیروکار تھے اس لئے انہی کے مسلک کی کتاب سے علامہ اوکاڑوی نے وہاں ایک اجتماع میں وضاحت کردی۔ علامہ اوکاڑوی کی وطن واپسی کے بعد انہیں جنوبی افریقا میں شائع ہونے والا ایک فتویٰ بھیجا گیا، جس میں ''اذان کے بعد درود و سلام پڑھنے کو مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی کی جاری کردہ بدعت قرار دیا گیا''۔ یہ فتویٰ انگریزی زبان میں شائع ہوا تھا۔ علامہ اوکاڑوی نے اس فتویٰ کا جواب انگریزی زبان ہی میں جنوبی افریقا بھجوا دیا جو ''مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی'' کی طرف سے جنوبی افریقا میں کتابچے کی صورت میں شائع ہوا۔

برصغیر پاک و ہند میں بھی اذان سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنے کو ''بدعت'' کہنے کی وباء پائی جاتی ہے کیوں کہ جنوبی افریقا کے دیوبندی وہابی باشندوں کا تانا بانا ''دیوبند'' ہی سے وابستہ ہے جہاں سے دیوبندی مذہب شروع ہوا۔ ہم نے علامہ اوکاڑوی سے گزارش کی کہ جنوبی افریقا سے جاری ہونے والے فتویٰ کے جواب کو اردو میں بھی شائع کر دیا جائے، تاکہ برصغیر میں اذان سے پہلے اور بعد، درود و سلام پڑھنے پر اعتراض کا سد باب ہو جائے، چناں چہ علامہ اوکاڑوی نے اپنی تحریر ہمیں عنایت کر دی جو ہدیہ قارئین ہیں۔

تمام اہل سنت سے استدعا ہے کہ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ کریم جل شانہ اپنے پیارے اور آخری رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس نعلین شریف کے صدقے حضرت خطیب اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کے فرزند جلیل کے علم وعمل میں مزید خیر وبرکت فرمائے اور انہیں تادم آخران کے والد گرامی علیہ الرحمہ کے مبارک نصب العین کو بہ تمام وکمال جاری رکھنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

اس کتابچے کی اشاعت میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے کارپرداز محترم حفیظ البرکات شاہ صاحب نے جو خصوصی توجہ اور تعاون فرمایا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں مسلک حق اہل سنت وجماعت کی تبلیغ واشاعت کے لئے اور زیادہ استعداد سے نوازے۔ آمین

مخلص

شیخ نیک محمد شرق پوری، صوفی میاں احمد

خادمین

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی

(لاہور۔ پاکستان)

بِسۡمِ اللهِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلوٰةُ و السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ

جناب عمر عیسیٰ نے پیٹ رٹیف، جنوبی افریقا سے مجھے بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ ’’دی ہولی قرآنک سوسائٹی اینڈ سینٹر، پی۔او۔بکس نمبر ۸۳، کرافورڈ، کیپ ٹاؤن۔۷۷۰ ۷ (جنوبی افریقا)‘‘ کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتوے کی فوٹو اسٹیٹ کاپی بھجوائی ہے اور مجھ سے اس فتوے کے مندرجات کے بارے میں وضاحت چاہی ہے۔ یہ خادم اہل سنت بفضلہٖ تعالیٰ تحقیق وتصنیف کے کام میں مشغول رہتا ہے اور مجھے اتنا وقت نہیں ملتا کہ فتویٰ نویسی بھی کروں اور ویسے بھی اس طرح کے فتوؤں کے بارے میں پہلے ہی نہایت مقتدر علمائے اہل سنت، مدلل ومسکت جواب تحریر فرما چکے ہیں جو شائع ہو چکے ہیں، تاہم اس فتوے کا جواب لکھنا میرے لئے یوں ضروری ہوگیا کہ اس میں میرا نام تحریر کر کے مجھ پر یہ بہتان لگایا گیا کہ ’’کوکب نورانی اوکاڑوی نے اذان سے پہلے اور اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کی بدعت جاری کی ہے جو دین میں اضافہ اور خلاف سنت ہے۔‘‘ (معاذ اللہ)

ہر چند کہ اس خادم اہل سنت نے جنوبی افریقا کے شہر پیٹ رٹیف میں کسی کے پوچھنے پر جب یہ مسئلہ بیان کیا تو تمام ضروری وضاحت کر دی تھی، اس کے باوجود اس مسئلے کا جواب ضبط تحریر میں لا رہا ہوں تاکہ تمام مسلمان بھائی حقائق سے آگاہ ہوکر اندازہ کرلیں کہ میں نے اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی احکام جاری نہیں کئے، بلکہ ارشاد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تعمیل کروائی ہے۔ کاش کہ فتویٰ جاری کرنے والے اپنے ہی مسلک کے شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب کی کتاب ’’فضائل درود شریف‘‘ کا مطالعہ کر لیتے اور اس نیک کام کو غلط اور برا کہنے کی بجائے اس کے عامل ہوکر ثواب ورحمت حاصل کرتے لیکن

ع — اللہ اگر توفیق نہ دے — انسان کے بس کی بات نہیں

محترم قارئین! اس فتوے میں یہ تو تسلیم کیا گیا ہے کہ ''پاکستان کے مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی نے اذان میں کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنے کی بدعت جاری کی ہے۔'' لیجئے ملاحظہ فرمایئے کہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے بدعت جاری کی ہے یا تجدید سنت کی ہے۔ دیوبندی وہابی تبلیغی ازم کے ایک مشہور پیشوا جناب محمد زکریا شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم، سہارن پور، اپنی کتاب ''فضائل درود شریف'' میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں ''حضرت عبداللہ بن عمرو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو، وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔'' (فضائل درود شریف صفحہ ۴۳۔۴۴)

(یہ حدیث صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۶۶ جلد اول میں موجود ہے، جسے تبلیغیوں کے امام نے اپنی کتاب میں نقل کیا اور اشرفعلی تھانوی صاحب نے اپنے رسالہ ''زادالسعید'' صفحہ ۲۱ میں نقل کیا) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اذان کے بعد دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم اور سنت ہے۔ کیوں کہ حدیث کے الفاظ میں درود شریف پڑھنے کے لئے پہلے فرمایا اور دعا کے لئے بعد میں فرمایا ہے۔ اس حکم اور سنت کو بدعت کہنا کس قدر حماقت و نادانی ہے۔ اس حدیث شریف کے مطابق اذان کہنے والا بھی اور سننے والا بھی درود شریف پڑھتا ہے، کیوں کہ جو کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے اور سنے اس کو درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

چناں چہ مشہور دیوبندی تبلیغی عالم مفتی محمد شفیع صاحب اپنی کتاب ''ذکر اللہ اور فضائل و مسائل درود و سلام'' کے صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں ''اور جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا نام مبارک لیا جائے تو بولنے والے اور سننے والے ہر شخص پر درود شریف پڑھنا واجب ہوجاتا ہے۔'' 22

کتاب ''فضائل درود شریف'' کے صفحہ ۱۱ پر دیوبندی تبلیغیوں کے امام، حدیث شریف نقل فرماتے ہیں۔ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔'' (یہی حدیث صفحہ ۷ پر زادالسعید میں اشرفعلی تھانوی صاحب نے بھی نقل کی ہے) ان احادیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ جو ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے اور جس کے سامنے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو ان دونوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے، اور درود بھیجنے والے کو کس قدر اجر وثواب ملے گا، اس کا بیان گزر چکا ہے۔ اپنی اسی کتاب ''فضائل درود شریف'' کے صفحہ ۸۷ پر محمد زکریا صاحب فرماتے ہیں۔ ''امام طحاوی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے'' اور صفحہ ۸۷ پر فرماتے ہیں کہ ''طحاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے۔''

قارئین کرام! خود دیوبندی وہابی تبلیغی ازم کے امام تو احادیث لکھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھا جائے اور ہر بار نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک نام آنے پر درود شریف پڑھا جائے اور ہر بار نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آنے پر درود پڑھنا واجب ہے اور جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا، حدیث شریف کے مطابق اس پر دس مرتبہ اللہ کی رحمت ہوگی، دس خطائیں معاف ہوں گی اور دس درجے بلند ہوں گے۔ لیکن انہی کے ہم مذہب اور پیروکار، درود شریف پڑھنے کو بدعت کہہ رہے ہیں۔ افسوس کہ فتویٰ لکھنے والے نے اپنے فتوے میں جتنی مرتبہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا صرف

''رسول اللہ'' (----- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھا اس کے ساتھ درود شریف نہیں لکھا۔

حالاں کہ امام شمس الدین سخاوی نے اپنی کتاب ''القول البدیع'' کے صفحہ ۲۵۰[22] پر دو عنوان لکھے ہیں کہ فتویٰ لکھتے ہوئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام لکھتے ہوئے پورا درود شریف لکھنا چاہئے۔ کیوں کہ حدیث کے مطابق جب تک وہ تحریر رہے گی، فرشتے اس درود شریف لکھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔ زادالسعید صفحہ ۲۲۹ میں طبرانی کی روایت کے مطابق اشرفعلی تھانوی صاحب نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی اپنی کتاب ذکر اللہ کے صفحہ ۵۳ پر اسے نقل کیا ہے۔ چناں چہ اس کے متعلق بھی انہی کے امام، محمد زکریا صاحب کی سنئے۔ اپنی اسی کتاب ''فضائل درود شریف'' کے صفحہ ۸۴ پر فرماتے ہیں ''آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہئے۔''

مزید فرماتے ہیں: ''جملہ محدثین اس کی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہئے اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو۔''

اسی بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔'' اس کے بعد جناب محمد زکریا نے بہت سی احادیث اس بارے میں نقل کی ہیں، صرف ایک ملاحظہ فرمائیے۔ ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے، اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔'' مزید فرماتے ہیں کہ ''علامہ نووی تقریب میں اور علامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام گزرے اور اس کے بار بار لکھنے

سے اکتاوے نہیں اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا۔'' (فضائل درود شریف صفحہ ۸۵۔۸۶)

22

محترم قارئین! توجہ فرمائیں کہ دیوبندی وہابی تبلیغیوں کے امام فرما رہے ہیں کہ کاہلوں اور جاہلوں کی طرح صرف صلعم وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ اشارہ بھی درست نہیں بلکہ پورا درود شریف لکھے اور جو نہیں لکھتا وہ بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا۔ اب قارئین اس فتویٰ کے جاری کرنے والے مفتی صاحب اور ان کے تائیدی طبقے کے بارے میں خود ہی اندازہ کرلیں کہ محمد زکریا صاحب کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے پاک نام کے ساتھ ہر بار پورا درود نہ لکھنے والا جب بہت بڑی خیر سے محروم رہ جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک کہنے اور سننے والا بھی پورا درود نہ پڑھ کر یقینا بہت بڑی خیر سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسی کتاب ''فضائل درود شریف'' کے صفحہ ۶۶ پر جناب محمد زکریا نے درود شریف پڑھنے کے اوقات مخصوصہ تحریر فرمائے ہیں، چناں چہ اس طویل فہرست سے چند خاص مواقع ملاحظہ فرمائیے چناں چہ ''نماز سے فراغ پر اور نماز قائم ہونے کے وقت، صبح اور مغرب کی نماز کے بعد تاکیداً، تہجد کے لئے کھڑے ہونے کے وقت اور تہجد کے بعد، مساجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کے وقت اور اذان کے جواب کے بعد اور جمعہ کے دن...... اور مساجد کو دیکھ کر، میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت، رسالے شروع کرنے کے وقت اور بسم اللہ کے بعد اور غم کے وقت اور دعا کے اول، آخر اور درمیان اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت، دوستوں سے ملاقات کے وقت اور مجمع کے اجتماع کے وقت اور ان کے علیحدہ ہونے کے وقت اور قرآن پاک کے ختم ہونے کے وقت اور مجلس سے اٹھنے کے وقت اور ہر کلام کے ''افتتاح'' میں اور جب بھی حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک ہو......'' (درود شریف پڑھنے کے مخصوص اوقات کی مزید تفصیل کے لئے علامہ امام سخاوی کی کتاب القول البدیع یا محمد زکریا صاحب کی کتاب فضائل درود شریف ملاحظہ فرمائیے)

علامہ ابن قیم نے بھی اپنی کتاب ''جلاء الافہام'' میں خاصی تفصیل سے مستقل باب کے تحت لکھا ہے کہ کن کن موقعوں پر خاص طور پر درود وسلام ضرور پڑھنا چاہئے۔ چناں چہ[22] صفحہ ۳۰۸ پر لکھتے ہیں ''حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے مواقع میں چھٹا موقع ہے مؤذن کی اذان کے بعد اور اقامت (تکبیر جماعت) سے پہلے۔''

مجھ پر بدعت کا بہتان لگا کر فتویٰ جاری کرنے والے اور اس فتویٰ کو پھیلانے والے بھی درود شریف پڑھنے کے خاص اوقات کی اس فہرست میں سے جو کہ انہی کے امام، محمد زکریا صاحب نے نقل کی ہے، مندرجہ بالا اوقات میں خصوصاً باقاعدگی کے ساتھ ضرور درود شریف پڑھا کریں۔ اگر انہیں انکار ہے تو اپنے ہی امام سے وہ حضرات احادیث نبوی کے مطابق ذرا توجہ سے کچھ وعیدیں بھی سن لیں۔

ان کے امام نے اپنی کتاب کی ''تیسری فصل'' میں ان وعیدوں کو نقل کیا ہے۔ اس فصل کی ابتداء میں انہوں نے یہ مشہور حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں ''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا، آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا، آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا، آمین، جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے (جبریل علیہ السلام نے) کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر) درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو

انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا آمین۔‘‘ 22

اس حدیث کو لکھ کر محمد زکریا صاحب خود فرماتے ہیں کہ’’اس حدیث میں حضرت جبریل (علیہ السلام) نے تین بددعائیں دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی۔اول حضرت جبریل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بددعا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمین نے جتنی سخت بددعا بنا دی وہ ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے۔‘‘ (فضائل درود شریف صفحہ ۶۸، ۶۹)

ملاحظہ فرمایئے! دیوبندی وہابی تبلیغیوں کے امام فرمارہے ہیں کہ اللہ ہمیں ان برائیوں سے محفوظ رکھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر درود نہ پڑھنے کی برائی سے بچائے اور میرے خلاف شائع ہونے والے اس فتوے میں کہا گیا ہے کہ’’اذان (جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا ہے) کے بعد درود پڑھنا خلاف سنت ہے۔‘‘ ان ہی کے امام کے مطابق معلوم ہوا کہ ان فتویٰ جاری کرنے والوں کی ہلاکت میں کوئی تردد نہیں۔یہی جناب محمد زکریا بہت سی احادیث نقل کر کے مزید فرماتے ہیں’’حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے’’کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے۔‘‘ مزید فرماتے ہیں کہ’’ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی۔اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے، اس کا دین سالم نہیں اور یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔‘‘ (صفحہ ۷۱) مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی کتاب ذکر اللہ کے صفحہ ۴۹ اور اشرفعلی تھانوی صاحب نے بھی اپنے رسالہ زاد السعید کے صفحہ ۵ پر یہ وعیدیں نقل کی ہیں۔

محترم قارئین! درود شریف کے بارے میں دیوبندی وہابی تبلیغیوں ہی کے امام کی کتاب ''فضائل درود شریف'' سے اس فتوے کے جواب میں کچھ مختصراً تحریر کیا ہے[22] کیوں کہ جنوبی افریقا وغیرہ میں یہ لوگ کتاب ''تبلیغی نصاب'' (فضائل اعمال) کو قرآن کریم سے زیادہ پڑھتے اور اہمیت دیتے نظر آتے ہیں۔ اگر تمام دیوبندی وہابی علماء کی کتابوں کے حوالے بھی لکھے جائیں تو پوری ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔ افسوس کہ دیوبندی وہابی ازم کے یہ مبلغ، اللہ کے پیارے اور آخری نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کو برا اور غلط کہتے ہیں اور اس کے لئے فتوے شائع کرتے ہیں اور ظلم یہ ہے کہ ان کا فتویٰ صرف ہمارے خلاف ہے، اپنے اماموں اور پیشواؤں کو انہی باتوں پر یہ لوگ کچھ نہیں کہتے۔ ذرا یہ بھی دیکھئے کہ ان ہی کے مذہب کے ایک مشہور مفتی محمود صاحب نے چند برس پہلے لاہور شہر میں حضرت داتا گنج بخش سیدنا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے مزار پر خود اپنے ہاتھوں سے چادر چڑھائی، پھول ڈالے اور حلوہ تقسیم کیا، یہ سب کچھ ان کے مفتی صاحب کریں تو وہ موحد ہی رہیں اور اگر سچے سنی مسلمان یہ سب کچھ کریں تو ان کو مشرک و بدعتی کہا جائے، یہ کہاں کا انصاف ہے؟

حالاں کہ ان کے مفتی محمود صاحب کا یہ عمل اس حقیقت کا اظہار و اعلان تھا کہ سنی (جنہیں یہ بریلوی کہتے ہیں) مسلمانوں کا عقیدہ و عمل سچا اور صحیح ہے ورنہ پھر مفتی محمود صاحب کو بھی مشرک و بدعتی کہا جائے۔ کراچی میں تبلیغی جماعت کے بڑے مولوی محمد عثمان کے خلاف اب خود تبلیغی جماعت پوسٹر شائع کر رہی ہے۔ دیوبند ہی کے ایک اور مشہور عالم احتشام الحق تھانوی صاحب کا حال دیکھئے، انہوں نے فتویٰ دیا کہ ''سینما دیکھنا جائز ہے۔'' (یہ مطبوعہ فتویٰ میرے پاس محفوظ ہے) دیوبندی وہابی ازم ہی کے ایک مفتی جناب غلام غوث ہزاروی نے پاکستانی عوام کو زرمبادلہ بچانے کے لئے پاکستانی شراب پینے کا حکم دیا۔ (روزنامہ جنگ کراچی)۔ سنی سچے مسلمان خوب جانتے ہیں کہ یہ دیوبندی وہابی تبلیغی وغیرہ ایران عراق جنگ کے خلاف فتوے نہیں دیتے۔ جوا، شراب، بدکاری، سود، رشوت،

عریانی، فحاشی، چور بازاری، ناجائز منافع خوری، جھوٹ کے خلاف فتوے نہیں دیتے، یہ لوگ مغربی تقلید، ٹیلے ویژن، وی سی آر اور سنیما بینی وغیرہ جیسی برائیوں اور فرنگی سامراج[22] کے خلاف شریعت وسنت کے احکام بیان نہیں کرتے۔ ان کی زبان وقلم کا استعمال صرف سچے سنی مسلمانوں کو درود وسلام سے روکنے کے لئے رہ گیا ہے۔ ان کے فتوے میں کہا گیا ہے کہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اذان سے پہلے اور اذان کے بعد درود شریف کی بدعت کو جاری کیا ہے۔ قارئین نے میری اس تحریر میں حقائق سے آگہی حاصل کرلی، مزید ملاحظہ فرمائیں۔

ذرا توجہ کیجئے۔ مؤذن، اذان میں حضور اکرم ﷺ کا پاک نام لے رہا ہے۔ ''اَشھد ان محمد رسول اللہ'' (ﷺ) القول البدیع کے صفحہ ۲۲ پر علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا نام پاک لینے والے (موذن) کے لئے بھی درود پڑھنا ضروری ہے اور سننے والے کے لئے بھی۔ چناں چہ موذن، اذان کے بعد بلند آواز سے درود شریف کے الفاظ ادا کرتا ہے تاکہ وہ اپنی طرف سے درود کا ہدیہ پیش کرے اور کوئی سننے والا بھول گیا ہو تو وہ بھی فوراً درود شریف پڑھ لے کیوں کہ قصداً نہ پڑھنے والے کے لئے ہلاکت یقینی ہے اور محبت سے پڑھنے والے کے لئے بے پناہ اجر وثواب بھی یقینی ہے۔

دیوبندی وہابی تبلیغیوں کے شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب ہی کی کتاب ''فضائل درود شریف'' ملاحظہ فرمائیے کہ ہر جگہ کن الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے۔ وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۳ میں فرماتے ہیں ''اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول، اللہ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح آخیر تک السلام کے ساتھ الصلوۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔'' اور صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں کہ ''حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت

ہے (یعنی سنی ہونے کی)۔'' ☆ چناں چہ ہم اہل سنت اذان سے پہلے اور بعد اور تکبیر جماعت (اقامت) سے پہلے اور نماز کے بعد انہی الفاظ کے ساتھ درود وسلام کا ہدیہ[22] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں۔ دیوبندیوں وہابیوں تبلیغیوں کے امام، محمد زکریا صاحب تو ان الفاظ کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کی تاکید کر رہے ہیں اور اس کو زیادہ اچھا کہہ رہے ہیں اور صد افسوس کہ محمد زکریا صاحب کو اپنا امام ماننے والے اسے محض بدعت قرار دیتے ہیں۔

اس فتوے میں یہ کہا گیا ہے کہ ''چار مؤذن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (ظاہری) زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذان کے کلمات سیکھے اور پڑھے انہوں نے کبھی درود نہیں پڑھا۔'' یہ بات فتویٰ دینے والے نے اپنی طرف سے لکھی ہے، ورنہ وہ ثابت کرے کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ ان مؤذنوں نے اذان سے پہلے یا بعد کبھی درود شریف نہیں پڑھا؟

اس فتوے میں کہا گیا ہے کہ ''اذان کے کلمات ''اللہ اکبر'' سے شروع ہو کر ''**لا الہ الا اللہ**'' پر ختم ہوتے ہیں۔'' یہ بالکل درست ہے، ہم نے کب اس کا انکار کیا ہے؟ ہم نے اذان میں یا اس کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے، ہرگز شیعہ حضرات کی طرح اذان کے کلمات نہیں بدلے، نہ ہی اذان میں کوئی ترمیم و اضافہ کیا ہے بلکہ احکام ہی کے مطابق اذان شروع کرنے سے پہلے اور ختم کرنے کے بعد درود شریف پڑھا ہے۔ (یاد رہے کہ درود شریف کا اذان سے پہلے یا بعد میں پڑھا جانا ہرگز اذان میں اضافہ نہیں ہے کیوں کہ درود

☆ ''دیوبندی وہابی تبلیغی بھی اب خود کو ''سنی'' کہلوانا چاہتے ہیں، دیوبندی وہابی کے الفاظ اب ان کو شاید گالی محسوس ہوتے ہیں حالانکہ ان کے بڑوں نے بڑے فخر سے خود کو ''وہابی'' کہا اور لکھا ہے (ثبوت کے لئے میری کتاب ''سفید وسیاہ'' ملاحظہ فرمائیں)۔ حیرت و افسوس کی بات یہ ہے کہ سنی کہلائے جانے کے خواہش مند یہ دیوبندی وہابی تبلیغی خود میں سنیوں کی وہ علامات بھی پیدا نہیں کرتے جو خود ان کے بڑوں نے لکھی ہیں بلکہ یہ لوگ سنیوں کی ان علامات کے خلاف فتوے دیتے ہیں۔ شیخ محمد زکریا صاحب کہتے ہیں کہ کثرت سے درود وسلام پڑھنا سنی ہونے کی علامت ہے اور تمام دیوبندی وہابی تبلیغی اپنی توانائیاں درود وسلام سے لوگوں کو روکنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا اس کے باوجود ان دیوبندی وہابی اصلی منافقوں کی سنی کہلانے کی خواہش پوری ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

شریف ہرگز اذان کی جنس سے نہیں ہے) فضائل درود شریف کتاب لکھنے والے دیوبندی وہابی تبلیغیوں کے امام، محمد زکریا صاحب نے علامہ امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بہت سی احادیث اپنی کتاب میں نقل کی ہیں۔ وہی امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''القول البدیع'' کے صفحہ ۲۴۶ پر حدیث شریف لکھتے ہیں کہ ''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نیک و مباح کلام سے پہلے مجھ پر درود بھیجو۔'' اسی حدیث کو علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب ''جلاء الافہام'' کے صفحہ ۳۶۵ پر نقل کیا ہے اور دارالعلوم دیوبند کے استاد التفسیر سید حسن صاحب نے اپنی کتاب ''فضائل درود و سلام'' کے صفحہ ۹۰ پر لکھا ہے کہ ''ہر کلام مباح سے قبل درود شریف پڑھنا موجب برکت اور سبب نزول رحمت ہے۔'' اور امام سخاوی صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ ''ابن عطیہ کا کہنا ہے کہ نبی پاک ﷺ پر درود شریف بھیجنا ہر حال میں واجب ہے اور جو ترک یا غفلت کرے اس کے لئے کوئی خیر نہیں ہے۔'' اور صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں کہ ''مالکیہ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنا تعداد اور وقت کی کسی پابندی کے بغیر فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک ہر بار واجب ہے۔'' اور اسی کتاب میں ہے کہ ''امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہر حال میں نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنے کو پسند کرتا ہوں۔'' اب سوال یہ ہے کہ اذان مباح اور نیک کلام ہے یا نہیں؟ یقیناً آپ کہیں گے کہ مباح اور نیک کلام ہے۔ لہٰذا (احادیث نبوی کے مطابق) اس سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنے کا حکم ہے، اس حکم کو محض بدعت یا خلاف سنت کہنا، غلط ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جب نبی پاک ﷺ کا نام آنے پر درود پڑھنا ہر حال میں ضروری ہے تو اذان کے بعد بدعت کیسے ہوگا؟ اور کیا اذان سے پہلے اور بعد میں درود پڑھنا اذان میں تبدیلی ہوگا؟ اگر آپ کہیں کہ ہاں! تو قرآن شریف پڑھنے سے پہلے صرف تعوذ (اعوذ باللہ) پڑھنے کا قرآن میں حکم ہے پھر بسم اللہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟ اگر کوئی قرآن شریف پڑھنے سے پہلے بسم اللہ، کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھے تو کیا یہ قرآن میں تبدیلی ہوگی؟ ہرگز

نہیں۔اسی طرح اذان سے پہلے اوراذان کے بعد درود شریف پڑھنا، ہرگز اذان میں کوئی تبدیلی اور بدعت نہیں ہے۔ 22

میرے خلاف فتویٰ جاری کرنے والے مفتی صاحب اور ان کے ہم مسلک احباب فرمائیں کہ جائز، اچھے اور صحیح کام کو ناجائز، برا اور غلط کام قرار دینے کا فعل، قرآن وسنت کے مطابق کیا حکم رکھتا ہے؟ اور ایسا کرنے والے کا انجام کیا ہوگا؟ دیوبندی وہابی ازم کے مبلغوں کو سوچنا چاہیئے کہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اذان سے پہلے اور بعد میں درود وسلام کا ہدیہ پیش کرنے کو بدعت قرار دے کر یہ لوگ کس قدر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ و ہدایت کی توفیق اور ہم اہل سنت وجماعت کو حق وصداقت پر استقامت عطا فرمائے۔آمین۔

توجہ فرمائیے! قرآن حکیم میں حکم ہے ''كُلُوْا وَاشْرَبُوْا'' کھانے کا لفظ پہلے ہے پینے کا بعد میں، اگر کوئی عمل میں ترتیب بدلے تو کیا یہ قرآن کے حکم کو بدلنا ہوگا؟ دیکھئے! ''كُلُوْا وَاشْرَبُوْا'' میں کھانا پینا مطلق ہے کسی وقت وغیرہ کی قید نہیں سوائے نماز وروزہ کے، کیوں کہ اس کے لئے خاص حکم موجود ہے۔ اور درود وسلام کے حکم والی آیت میں ''صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا'' مطلق اور عام ہے کسی خاص درود وسلام اور وقت اور آواز اونچی یا پست کرنے کی قید نہیں سوائے نماز کے کہ اس کے لئے خاص درود ابراہیمی کا حکم موجود ہے۔ اور اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ قرآن کے جس حکم میں کسی طرح کی کوئی شرط وغیرہ نہ ہوتو اس حکم میں خود کوئی شرط وغیرہ لگانا قرآن پاک کے حکم کو بدلنا ہے اور ایسا کرنا کفر تک لے جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ اصول ہے کہ دلیل، ناجائز کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یہ شرعی قاعدہ ہے کہ اگر کسی کام کے کرنے کا حکم نہ ملے اور اس کام کے لئے ممانعت کی کوئی شرعی دلیل بھی نہ ہو تو وہ کام بلاشبہ جائز ہوتا ہے۔ ☆ اور یہ بھی اصول ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ کوئی ایسی

☆ دیوبندی جامعہ اشرفیہ لاہور کے جناب عبدالرحمن اشرفی لکھتے ہیں کہ ''یہ قانون یاد رکھیں کہ (کسی چیز یا کام کے) جائز ہونے کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ اس (چیز یا کام) کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل نہیں'' (روزنامہ جنگ لاہور)

حدیث دکھائی جائے جس میں اذان سے پہلے یا بعد میں درود پڑھنے سے منع کیا گیا ہو اور جس سے منع نہیں کیا گیا وہ بجائے خود جائز ہے، اسے غلط کہنا خود غلطی ہے۔ یہاں پر یہ بھی وضاحت ضروری ہے اور اہل علم خوب جانتے ہیں کہ کسی بات کا عدم وجوب یا منقول نہ ہونا اس کے عدم جواز کی دلیل نہیں ہوتا اور درود وسلام کے لئے تو واضح حکم موجود ہے۔[22]

قارئین کرام! اس فتوے میں درود شریف کو اذان سے پہلے اور بعد میں پڑھنے کو بدعت کہا گیا ہے اور ان بدعت کہنے والوں کا کہنا اور عقیدہ یہ ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور بدعتی، دوزخی ہے۔ ان لوگوں سے پوچھئے کہ ان کی تبلیغی جماعت اور تحریک کو ان ہی کے علماء نے بدعت کہا ہے، پھر تو یہ سب بھی بدعتی ہوئے (تفصیل کے لئے میری کتاب ''دیوبند سے بریلی'' اور ''سفید وسیاہ'' ملاحظہ فرمائیں)۔ ان سے پوچھئے کہ جمعہ کے خطبے میں خلفائے راشدین، اہل بیت رسول رضی اللہ عنہم کے نام لئے جاتے ہیں، یہ سلسلہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانے میں نہیں تھا، یہ لوگ کیا اسے بھی بدعت و گمراہی کہیں گے؟ اور اب تو سعودی عرب میں بادشاہوں کا نام بھی خطبہ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ دیوبندی وہابی مفتی کیا فتویٰ دیتے ہیں؟ ان سے پوچھئے کہ اعراب (زیر زبر پیش) کے ساتھ قرآن شریف کے یہ نسخے، یہ ترجمے، تیس پاروں میں قرآن کی تقسیم، احادیث و فقہ کی کتابیں، ان کے حاشیے، فتویٰ کے مجموعے، یہ درس گاہیں اور ان کے اوقات، نصاب تعلیم، طریقہ تدریس، سالانہ جلسے، تقسیم اسناد اور دستار بندی وغیرہ، تبلیغ دین کے یہ من پسند طریقے، پوسٹرز، پمفلٹس، یہ عمارتیں، یہ آسائشیں یہ تنخواہیں، یہ کمیٹیاں، ٹرین، کاریں، ائرکنڈیشنر، ٹیلے گرام، ٹیلے فون، ٹیلکس، ٹیلے فیکس، بینر، دعوتی کارڈ، یہ کرنسی نوٹ، منی آرڈر، فوٹوگراف، لاؤڈ اسپیکر، ایمپلی فائر، یہ گھڑیاں وغیرہ کیا یہ سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کے زمانے میں

تھااوراسی طرح تھا؟ اگر یہ سب کچھ محض بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر بدعتی دوزخی ہے تو سب تبلیغی دیوبندی اپنے ہی فتوے سے خود دوزخی ہوئے یا نہیں؟ ☆

محترم قارئین! ہم اہل سنت و جماعت پر بدعتی ہونے کے فتوے جاری کرنے والے یہ دیوبندی وہابی حضرات شاید بدعت کی صحیح تعریف بھی نہیں جانتے، جو تعریف یہ بدعت کی کرتے ہیں اسی کے مطابق جب یہ خود بدعتی ثابت ہوتے تو پھر بدعت کی قسمیں بیان کرنے لگ جاتے ہیں اور انہیں بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ہر فعل و عمل محض مطلق بدعت نہیں۔(انشاء اللہ یہ خادم اہل سنت بہت جلد ''بدعت کی حقیقت'' کے موضوع پر ایک رسالہ ہدیہ قارئین کرے گا، تاہم مختصر بحث میری کتاب ''سفید و سیاہ'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔)

سعودی عرب کے مشہور وہابی مفتی جناب عبدالعزیز عبداللہ ابن باز کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو۔ ''عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت'' ☆ کے عنوان سے اپنے فتوے کے صفحہ ۱۵۔۱۶ میں جناب مفتی عبدالعزیز ابن باز فرماتے ہیں کہ ''اب رہا یہ مسئلہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی کیا اہمیت ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود اور سلام بھیجا کرو......'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا......'' درود و سلام پڑھنا تمام اوقات میں جائز

☆ دیوبندی وہابی تبلیغیوں کو یہ بیماری ہے کہ ہر نیک اور اچھے کام کو بدعت کہتے ہیں وہ براہ مہربانی یہ بتائیں کہ کیا وہ خود بدعتی یا جہنمی نہیں ٹھہرتے جب کہ خود ان کے اپنے علماء نے ان کی تبلیغی جماعت اور اس کے طریقہ کار وغیرہ کو بدعت کہا اور لکھا ہے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ سوائے حج کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ظاہری حیات کے زمانے میں کوئی ''سالانہ اجتماع'' ہوتا تھا؟ یقیناً نہیں ہوتا تھا لہٰذا دیوبندیوں وہابیوں کے سالانہ اجتماع وغیرہ بدعت ہیں اور خود ان کے علماء کے فتوے کے مطابق تمام دیوبندی وہابی تبلیغی ضرور بدعتی اور دوزخی ثابت ہوتے ہیں۔

ہے نماز کے بعد پڑھنے کی بالخصوص تلقین کی گئی ہے۔نماز کے آخری تشہد میں درود پڑھنا واجب، اذان کے بعد، رسول اللہ ﷺ کا نام لیتے وقت، جمعہ کے دن اور رات[22] کو درود پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔''

اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کو اپنے فتوے میں کوکب نورانی اوکاڑوی کی جاری کردہ بدعت کہنے والے مفتی صاحبان، کیا حکم جاری کریں گے سعودی عرب کے سب سے بڑے مفتی جناب عبدالعزیز بن باز کے بارے میں؟ کیوں کہ جناب عبدالعزیز بن باز نے تو اذان کے بعد درود وسلام پڑھنے کو سنت مؤکدہ لکھا ہے۔''رسالہ فی صفۃ صلاۃ النبی ﷺ'' (مطبوعہ مکتبۃ الایمان، المدینۃ المنورہ، ۱۴۰۷ھ) صفحہ ۱۸ میں سعودی عرب کے دوسرے مشہور وہابی مفتی محمد صالح العثیمین نے بھی مسلم شریف کی حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا ضروری ہے، اور دارالعلوم دیوبند کے استاذ

☆ مفتی ابن باز سعودی کی اصل کتاب عربی میں ہے جس کا نام ''التحذیر من البدع'' ہے جسے سعودی حکومت ہی کی طرف سے ریاض سے شائع کیا گیا ہے۔اس کتاب میں چار رسالے ہیں، پہلے رسالے کا اردو ترجمہ محمود احمد غضنفر صاحب نے پاکستان میں ''عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت، فتویٰ'' کے عنوان سے کیا ہے جس کا عربی عنوان فی حکم الاحتفال بالمولد النبویہ ہے۔اسے پاکستان میں مرکز الدعوۃ الاسلامیہ، بندروڈ لاہور، نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا ہے۔اس خادم اہل سنت کے پاس مفتی ابن باز کی عربی کتاب اور اردو ترجمہ دونوں موجود ہیں۔ یہ اقتباس جو میں نے اس کتاب میں شامل کیا ہے یہ عربی کتاب کے صفحہ ۶ اور ۷ پر موجود ہے اور اردو ترجمہ میں صفحہ ۱۵ اور ۱۶ پر درج ہے۔ یہاں اپنے قارئین کے علم میں یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ مفتی ابن باز کے اسی فتویٰ کا انگریزی ترجمہ دیوبندی وہابی تبلیغیوں نے جنوبی افریقا میں جمعیۃ العلماء ٹرانس وال۔ پی او بکس نمبر ۹۳۲۶، آزادول ۱۷۵۰، جنوبی افریقا کی طرف سے شائع کیا ہے اور انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوئے دیوبندی وہابی تبلیغیوں نے اپنی بری عادت کے مطابق خیانت و بددیانتی اور تحریف کا مظاہرہ کرتے ہوئے اذان کے بعد درود وسلام پڑھنے کا ذکر اور بہت سے جملے ترجمہ میں شامل نہیں کئے۔کیا اسے بغض رسول نہ کہا جائے؟ ایسی مذموم حرکتوں کے باوجود کیا ان دیوبندی وہابی تبلیغیوں کا خود کو ''اہل حق'' کہلانا روا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ بلاشبہ یہ لوگ پکے منافق ہیں اور امت کو گمراہ کررہے ہیں۔اللہ کریم ہمیں ان سے اپنی پناہ میں رکھے۔(کوکب غفرلہ)

التفسیر سید حسن صاحب اپنی کتاب ’’فضائل درود و سلام‘‘ کے صفحہ ۸۸ پر لکھتے ہیں ’’اذان کے بعد درود شریف پڑھنا افضل ہے۔‘‘ حیرت ہے کہ دیوبند کے استاذ التفسیر اذان کے بعد درود پڑھنے کو افضل فرما رہے ہیں اور سعودی عرب کے وہابی مفتی صاحبان اذان کے بعد درود کو سنت مؤکدہ اور ضروری فرما رہے ہیں اور ادھر کوکب نورانی اوکاڑوی کے خلاف دیئے جانے والے فتویٰ میں اذان کے بعد درود شریف کو بدعت کہا جا رہا ہے۔

پہلے مفتی تھے مسائل کے بتانے والے
مفتی اب بھی ہیں مگر مفت کے کھانے والے

اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنا کوکب نورانی اوکاڑوی کی ایجاد نہیں بلکہ قدیم سے اسی طرح چلا آ رہا ہے۔ حجاز مقدس میں بھی سعودی فیملی کی حکومت سے پہلے پڑھا جاتا تھا اور مصر، شام، لبنان، اردن اور عراق وغیرہ میں اب بھی اذان کے بعد بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے اور صدیوں سے پڑھا جا رہا ہے، چناں چہ ملاحظہ فرمایئے۔

سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ ان کے بارے میں دیوبندو ہابی تبلیغیوں کے ایک علامہ، انور شاہ صاحب کاشمیری، فیض الباری صفحہ ۲۰۴ میں فرماتے ہیں کہ ’’امام عبدالوہاب شعرانی نے آٹھ افراد کی موجودی میں جاگتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پوری بخاری شریف سنائی اور بیداری کی حالت میں انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوتی تھی۔‘‘ وہ امام شعرانی اپنی کتاب ’’کشف الغمہ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ ’’روافض کے ایام حکومت میں مصر میں اذان کے بعد خلیفہ وقت اور اس کے وزراء پر سلام پڑھنا جاری کر دیا گیا۔ حاکم بامر اللہ کی وفات کے بعد جب اس کی بہن تخت حکومت پر بیٹھی تو اس پر اور اس کی وزراء عورتوں پر بھی سلام پڑھا جاتا تھا۔ پس جب سلطان عادل، صلاح الدین ایوبی تخت حکومت پر بیٹھے تو انہوں نے اس بدعت کو مٹایا اور اس کے بدلے میں تمام شہروں اور دیہاتوں کے مؤذنوں کو (یہ مسنون) حکم دیا کہ اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پر درود وسلام پڑھیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزائے خیر دے۔'' (کشف الغمہ صفحہ ۹۸)

اگر امام شعرانی بدعتی تھے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کیوں ہوئی تھی؟ دیوبندی علامہ، انور شاہ کشمیری نے امام شعرانی کی بارگاہ رسالت (ﷺ) میں مقبولیت بیان کی ہے اس کا مطلب ہے کہ امام شعرانی بلاشبہ بہت بزرگ ہستی تھے۔ وہی امام شعرانی سلطان صلاح الدین ایوبی کے لئے جزائے خیر کی دعا کر رہے ہیں کہ اس نے اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کا باقاعدہ حکم دیا۔ کیا برے اور غلط کام کرنے والے کے لئے جزائے خیر کی دعا کی جائے گی؟ اور کیا اتنا بڑا امام اس کے کسی غلط کام کو پسند کرے گا؟

''فضائل درود شریف'' میں تبلیغیوں کے شیخ زکریا صاحب نے احادیث نبوی کے حوالے سے درود وسلام پڑھنے کے جو مواقع لکھے ہیں اس میں اذان سے پہلے اور بعد اور اقامت سے پہلے درود پڑھنے کا ذکر موجود ہے جو جنوبی افریقا میں کتاب ''فضائل درود شریف'' سے پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ مجھے حیرت ہے کہ درود شریف پڑھنے جیسی نیکی کو بدعت کہہ کر مسلمانوں کو اس سے روکنا کون سی نیکی ہے؟ یہ دیوبندی وہابی تبلیغی لوگ، مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اپنے نبی (ﷺ) پر درود وسلام پڑھنے سے انہیں تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ جب کہ درود وسلام کے فضائل پر ان کے شیخ الحدیث نے پوری کتاب لکھی ہے۔☆ امید ہے کہ اس مختصر وضاحت کے بعد سنی مسلمانوں پر یہ روشن ہو گیا ہو گا کہ اذان کہنے سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنا ہرگز غلط نہیں ہے بلکہ بہت اچھا، نہایت مبارک اور بے پناہ سعادتوں اور رحمتوں کا باعث ہے۔

فتوے میں کہا گیا ہے کہ ''رکوع، سجدے اور قیام میں درود شریف کیوں نہیں پڑھا جاتا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا۔'' اے مفتی صاحب! ملاحظہ فرمائیں کہ مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کرم ﷺ نے اذان کے بعد درود شریف پڑھنے

کا حکم دیا ہے اور امام سخاوی اور ابن قیم کی کتابوں میں وہ حدیث بھی ہے جس میں ہر نیک و مباح کلام سے پہلے درود پڑھنے کا حکم ہے تو آپ ہی کے فتوے سے ثابت ہوا کہ جس مقام پر خاص طور پر درود شریف پڑھنے کا حکم ہے وہاں درود شریف پڑھنے سے منع کرنا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے روکنا ہے اور یقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھنے والا ہر مسلمان اپنے نبی کے حکم کی تعمیل کرے گا اس کے خلاف کسی کی بات کو اہمیت نہیں دے گا۔ کیوں کہ عقیدہ کی بنیاد قرآن و سنت ہے اگر کسی امام، مجتہد اور مفتی کا قول و فعل، قرآن و سنت کے خلاف ہو تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا اس فتوے میں مفتی صاحب کا یہ کہنا کہ چودہ سو برس سے اذان بغیر درود شریف کے ہوتی رہی، یہ محض اس فتویٰ دینے والے کی لاعلمی ہے۔ اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو میری اس تحریر کے حقائق کو دلائل حقہ سے غلط ثابت کرے ورنہ اپنے غلط موقف سے توبہ کرے اور سچے مسلمانوں کو خواہ مخواہ گمراہ نہ کرے اور درود شریف جیسی عظیم نیکی سے روک کر اپنے نامہ اعمال کی سیاہیوں میں اضافہ نہ کرے۔

اس فتویٰ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے، تو ان مفتی صاحب سے عرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے دن روزہ رکھنے کے لئے بھی تو فرمایا ہے کیوں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا دن ہے۔ تو اے مفتی صاحب! فرمایئے کہ ولادت رسول (یعنی میلاد شریف) منانے کو بھی آپ بدعت کیوں کہتے ہیں؟ شاید آپ کے نزدیک ہر سنت گویا بدعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے فتووں سے بچائے۔

اس خادم اہل سنت کی اپنے سنی سچے مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و محبت کے مخالف ایسے دشمنان دین مفتیوں کے فتووں کو ہرگز کوئی اہمیت نہ

☆ دیوبندی وہابی تبلیغی اپنے شیخ محمد زکریا کی کتاب ''تبلیغی نصاب'' (جس کا نام بدل کر ''فضائل اعمال'' رکھ دیا گیا ہے) خوب پڑھتے ہیں بلکہ اسے پڑھنے کے لئے فساد تک کرتے ہیں۔ اس کتاب تبلیغی نصاب یا فضائل اعمال میں سے ان لوگوں نے ''فضائل درود شریف'' کا حصہ نکال دیا ہے اور فضائل اعمال کے باقی حصوں کی طرح درود شریف کے فضائل پڑھنا انہیں گوارا نہیں، کیا یہ بغض رسول نہیں ہے؟

دیں کیوں کہ ان لوگوں کا اصل مقصد مسلمانوں کی روحانی ترقی اور اتحاد ملت کو ختم کرنا ہے۔

یہ لوگ درود وسلام سے روک کر خود بھی برباد ہو رہے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کثرت سے اپنے حبیب پاک، صاحب لولاک، نور مجسم، شفیع معظم، حضور رحمت للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں کثرت سے درود وسلام کا ہدیہ پیش کرنے کی اور زیادہ ہمت وتوفیق عطا فرمائے تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا ہمیں حاصل ہو اور دشمنوں کے دل اور زیادہ جلتے رہیں۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و بارك وسلم

بندہ! کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

رمضان المبارک، ۱۴۰۸ ہجری، کراچی